۹

مولانا عبدالقیوم حقانی

اساتذۂ دارالعلوم کا دورۂ خوست

چشم دید مناظر اور مشاہدات و تاثرات

فاتح خوست مولانا جلال الدین حقانی سے تازہ ترین انٹرویو

مشہور مؤرخ اسلام امیر البیان امیر شکیب ارسلان جب بہادروں اور شہسواروں کے مرکز، شیروں کے مخزن، فاتحین اور سورماؤں کے مولد و منشا اور اسلام کے مضبوط قلعہ افغانستان کا تذکرہ لکھنے بیٹھے تو اسلامی جوش حمیت سے مغلوب ہو گئے۔ اس مجاہد ملک کی تاریخ ان کی نگاہوں کے سامنے آگئی۔ اور اپنے جذبات کو قابو میں نہ رکھ سکے اور بے اختیار صفحہ قرطاس پر منتقل کر دئے لکھتے ہیں کہ:۔

"میری جان کی قسم! اگر ساری دنیا میں اسلام کی نبض ڈوب جائے اور کہیں بھی اس میں زندگی کی رمق باقی نہ رہے۔ پھر بھی کوہ ہمالیہ اور ہندوکش کے درمیان بسنے والوں میں اسلام زندہ رہے گا اور اس کا عزم جواں رہے گا"

(حاضر العالم الاسلامی ج ۲ ص ۱۹۷)

گذشتہ بارہ تیرہ سال سے بہادر اور غیور افغانی قوم نے عملاً اپنی تاریخ کو دہرایا اور امیر شکیب ارسلان کے قول کی مزید عملی تصدیق کر دی۔

افغانی غازیوں اور شہداء اور معرکہ ہائے کارزار کے مجاہدین کی زیارت و ملاقات اور ایمان و یقین کے مناظر و کیفیات کے مشاہدے اور دین اسلام کے زندہ و متحرک اور عملی مناظر دیکھنے کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۹۱ء کو ہفتے کے روز مخدوم زادہ ذی قدر حضرت مولانا حافظ انوار الحق مدظلہ کی قیادت میں پانچ افراد (مولانا صاحب موصوف کے علاوہ ڈاکٹر محمد شریف، حافظ سلمان الحق، محمد آصف اور احقر کاتب الحروف) پر مشتمل قافلہ جب میرم شاہ کے راستے شجاعت و سرفروشی کی سرزمین افغانستان کے نومفتوحہ صوبہ خوست میں داخل

ہوا اور نماز مغرب سے قدرے قبل دارالعلوم حقانیہ کے افغانی طلبہ کے جہادی مرکز "چپاؤ گروپ" یعنی چھاپہ مار گروپ کے مرکز کے قریب پہنچا تو اس گروپ کے تعارضی کمانڈر مولوی عالم گل حقانی (جو دارالعلوم کے چھٹے درجہ کے طالب علم ہیں) دور سے فوجی جرنیل کی ٹوپی سر پر رکھے ہاتھ میں کلاشنکوف لئے ہماری گاڑی کی طرف بڑھے چلے آرہے ہیں انہوں نے دور سے ہمیں پہچان لیا تھا قریب آکر گاڑی روک دی ابھی ان سے علیک سلیک جاری تھی کہ فاتح خوست مولانا جلال الدین حقانی مجاہدین کے ایک بڑے کاروان کے ساتھ علاقہ "بڑی" کے اپنے "خلیل مرکز" سے یہاں پہنچے۔ اور مولانا انوار الحق سے فرمایا۔ "میں نے خلیل مرکز" میں اب تک آپ کا انتظار کیا مگر مخابرہ سے معلوم ہوا کہ آپ میرم شاہ دیر سے پہنچے تو میں نے انہیں تاکید کر دی کہ میں خود ملاقات کے لئے میرم شاہ حاضر ہو رہا ہوں پھر کل اکٹھے خوست کے لئے آئیں گے کل خوست چھاؤنی میں محاذ جنگ کے کمانڈروں کی اہم میٹنگ بھی ہے اس کے لئے جانا ہوگا۔"

چپاؤ گروپ کے طلبہ کی خواہش تھی کہ ہم ان کے ہاں قدرے قیام کر لیں لہذا عرض کیا گیا کہ حضرت! آپ آج میرم شاہ چلے جائیں اپنے کام نمٹا لیں ہم لوگ کل خوست کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ اور کل آپ کی خوست واپسی پر میں ملاقات ہو سکے گی" فرمایا

"میں صبح سویرے کام نمٹا کر واپس آجاؤں گا آپ حضرات خلیل مرکز میں میرے کمرے میں قیام کر لیں پھر خوست کے لئے اکٹھے روانہ ہوں گے۔"

مولانا نے مجاہدین کو ہماری ضیافت و خاطر داری کی بڑی تاکید فرمائی۔ ہم نے مغرب کی نماز چپاؤ گروپ کے مرکز میں پڑھی۔ اور خلیل غونڈ کے لئے روانہ ہوئے۔ مولوی عالم گل حقانی، مولوی رحیم اللہ حقانی اور مولوی عنایت اللہ حقانی بھی ہمارے ساتھ تھے۔ وہاں پر دارالعلوم کے قدیم فاضل اور مولانا حقانی کے نائب عظیم مجاہد کمانڈر مولانا نظام الدین حقانی پہلے سے اپنے مخدوم زادہ اور ان کے رفقاء کے منتظر تھے۔ انہوں نے پٹھانوں کے روایات کے مطابق شاندار استقبال اور اکرام کیا۔ کھانے کا پرتکلف اہتمام کیا گیا تھا۔ رات گئے تک ان کے ساتھ خوست کی جنگ سمیت دارالعلوم حقانیہ میں ان کے بیتے ہوئے ایام ماضی، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اور مولانا محمد علی مرحوم کا تذکرہ رہا۔ رات کے قیام اور آرام کے لئے مولانا جلال الدین حقانی کے ذاتی کمرہ میں جگہ بنائی گئی تھی۔

دوسرے روز ہم لوگ یہاں سے خوست چھاؤنی کے لئے روانہ ہوئے راستے کے درخت، پہاڑ اور شاید ہی کوئی پتھر ایسا ہو جس پر دشمن کی گولیاں نہ برسی ہوں۔ پہاڑوں کی چوٹیاں، دامن اور وادیاں روسی دشمن کے بمبار طیاروں کی بے رحم بربریت کی منہ بولتی تصویر تھیں زمین کا کوئی چپہ ایسا نہ تھا جہاں دشمنوں کے بموں کے نشان نہ ہوں۔ اسباب و وسائل کی بات اور ہے مگر اخلاص، للہیت، انابت اور اعتماد علی اللہ، کرامات جہاد اور حقانیت اسلام کی بات ہی کچھ اور ہے۔ "خلیل غونڈ" میں مجاہدین اور اپنے رفقاء سے جہادی معرکوں کی داستانیں سنتے رہے۔ اور آج راستے میں وہ

تمام مراحل اور مناظر آنکھوں سے دیکھتے رہے جہاں افغان مجاہدین نے خون اور آگ کے دریاؤں میں تیر کر فتح اور غلبہ کی سعادت حاصل کی۔

اسی راستے میں وہ مورچہ بھی دیکھا جہاں پر سب سے پہلے اپنے جرنیل مولانا جلال الدین حقانی کے حکم پر مولوی عام گل حقانی کی قیادت میں دارالعلوم حقانیہ کے طلبہ کی ایک جماعت اور چپاؤ گروپ کے رفقاء نے دشمن پر یلغار کر دی تھی اور ان کے محاذ جنگ کے سب سے بڑے جرنیل اور رائی کمان کے افسر اعلیٰ کو گرفتار کر لیا تھا جس کی جرنیلی ٹوپی دارالعلوم کے چھوٹے درجے کے طالب علم کے پاؤں کی ٹھوکر بنی۔ مجاہدین کی اس یلغار کے بعد دشمن کی صف اول کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور ایسے اکھڑے کہ پھر انہیں بغیر بھاگنے کے اور کوئی راہ نہ سوجھی۔

اسی رستے میں وہ مورچہ بھی دیکھا جہاں حاجی علی گل نے اپنے ۹ ساتھیوں کی معیت میں ۱۶ اسو فوجیوں کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اور ۱۰۱ آدمیوں نے ۱۶ اسو کو گرفتار کر کے اسلام کی صداقت و اعجاز کا نمونہ واقعہ پندرھویں صدی میں صفحۂ تاریخ پر ثبت کر دیا۔ بعد میں جب ہم نے قیدیوں سے اس قدر بزدلی اور دس کے سامنے ۱۶ اسو کے ہتھیار ڈالنے کی حقیر ترین ذلت اور شکست کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے۔

جناب! یہ مجاہدین دس کب تھے یہ تو ہمیں دس ہزار دکھائی دے رہے تھے۔

مجاہدین کے پاس ۹ ٹینک تھے جن میں تین خراب ہو چکے تھے چھ باقی رہے جب کہ دشمن کے ۸۰ ٹینک تھے۔ ہمارے دریافت کرنے پر بعض فوجی افسروں اور ایک قیدی جرنیل نے کہا کہ جناب! "ہمیں تو چاروں طرف مجاہدین کے ٹینک ہی ٹینک نظر آتے تھے"۔

مغرب کے وقت نو مفتوحہ علاقے میں جب فاتح خوست مولانا جلال الدین حقانی کے تشریف لانے کا اعلان ہوا تو مولانا کے جلال و جمال اور استقبال کا عالم دیدنی تھا۔ مولانا جدھر جاتے مجاہدین بندوقوں، کلاشنکوفوں، توپوں اور زبردست ہوائی فائرنگ سے ان کا والہانہ استقبال کرتے۔ مغرب سے عشاء تک پوری فضا پر مولانا کے استقبال اور عظمت شان کی کیفیت طاری رہی۔ مولانا کو دیکھ کر امام شاملؒ کی عظمت اور سید احمد شہید کی جلالت اور جہاد اسلام کی حقیقت کے کئی پہلو سامنے آتے رہے۔ مغرب کے بعد خوست چھاؤنی کے مرکز میں مولانا حقانی مسلح مجاہدین کے عظیم اور طویل ترین کاروان کے جلوس میں مولانا انوار الحق اور ان کے رفقاء کے پاس تشریف لائے اور صبح مفصل ملاقات کے لئے کہا جب کہ فی الوقت محاذ جنگ کے تمام کمانڈروں کی مشترکہ میٹنگ کی وجہ سے موصوف میٹنگ کے لئے متعین قرارگاہ پر تشریف لے گئے۔

ہمارا قافلہ خوست کے پورے علاقہ، چھاؤنی، شہری آبادی، بازار، اطراف، مختلف مورچوں، روسی جہازوں کے قبرستان دونوں ہوائی اڈوں، تازہ ترین جنگی تقابل، مختلف معرکوں کے اہم حصوں کے دیکھنے کے لئے مقامی

مجاہدین کی رہنمائی میں مشغول ہوگیا۔ہم نے اس دورۂ خوست میں یوں تو بہت کچھ سامانِ عبرت حاصل کیا۔مگر سب سے بڑی چیز یہ حاصل ہوئی کہ اللہ کی عظمت اور اس کی ابدیت پر ایمان مزید مستحکم ہوگیا۔ اور انسانی کی کمزوری اور مظاہر سے فریب خوردگی پر یقین تازہ اور پختہ ہوگیا بڑے بڑے دارالسلطنتوں سے ایمان اٹھ گیا۔ جو آج آبادی کی کثرت عمارتوں کے استحکام اور بنیادوں کی مضبوطی پر ناز کرتے ہیں اور جن پر ان کے سربراہوں، وہاں کے بسنے والوں اور ان سے متاثر اور مرعوب ہونے والوں کو بڑا اعتماد ہے۔ اسی طرح بڑی آن بان، کروفر، شان و شوکت لاؤ لشکر، علم و فن، اثر و اقتدار، مضبوط قلعوں، محفوظ برجیوں، عالی شان عمارتوں اور بڑے بڑے کارخانوں والے طاقتور اور وسیع و عریض ممالک پر سے بھی عقیدہ اٹھ گیا۔ہم نے سوچا کہ بغداد، کویت، غزنی، قرطبہ، غرناطہ، سمرقند بخارا اور اب خوست کی تباہی و بربادی کے بعد ان موجودہ دارالسلطنتوں، شہروں اور تہذیب و ثقافت کے مرکزوں اور ان حکومتوں کی کیا ضمانت دی جاسکتی ہے۔ بادشاہوں اور جرنیلوں کے جاہ و حشم کے اس انجام کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا کہ یہ سب بچوں کا کھیل اور سٹیج کی نقالی ہے ؎

سروری زیبا فقط اس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے بس وہی، باقی بتانِ آذری

کہاں وہ حسن و جمال کا مرقع خوست اور کہاں یہ برباد اور ویران کھنڈروں اور بہتے ہوئے گولہ بارود سے جلے ہوئی عمارتوں کا ہیبت ناک منظر۔ رہے نام اللہ کا۔ رات اور دن کا الٹ پھیر اسی کے ہاتھ میں ہے اور گردشِ روزگار اسی کا تابعِ فرمان ﴿وتلك الايام نداولها بين الناس﴾۔

افغان مجاہدین تیرہ سال سے ٹینکوں، جہازوں اور میزائلوں اور دشمن کی جدید ترین مسلح افواج سے لڑ رہے ہیں اور اب قلتِ عَدَدْ اور قلتِ عُدد کے باوجود خوست کو آزاد کرانے میں شاندار کامیابی حاصل کی۔ حالانکہ ان کے پاس نہ تو رسد کا انتظام ہے نہ کسی کمک کا امکان، وہ اپنی پناہ گاہوں اور مراکز سے بہت دور کھلے میدانوں میں لڑتے رہے ان کے راستوں میں سربفلک پہاڑ، جن کی چوٹیوں پر دشمنوں کے مورچے اور دیو قامت ٹینک ایستادہ ہیں۔ دشوار گذار راستے تنگ گھاٹیاں اور پھر قدم قدم پر بارودی سرنگیں حائل تھیں۔

دراصل وجہ یہ ہے کہ ان جنگوں اور حملوں کی ان کے نزدیک اتنی ہی اہمیت ہے جتنی ایک ماہر اور مضبوط کھلاڑی میچ یا کھیل کے میدان کو دیتا ہے۔ وہ اللہ پر کامل اعتماد رکھتے ہیں۔ اور پھر یہ سمجھتے ہیں کہ جہاد عبادت ہے اور اس راہ میں موت شہادت اور شہدا مرتے نہیں بلکہ انہیں حیاتِ جاودانی حاصل ہوجاتی ہے ؎

جو موت آئے رضائے حبیب کی خاطر
وہ موت، موت نہیں، زندگی کا حاصل ہے

بہرحال رات بھر کے مشاغل و مصروفیات اور قدرے آرام کے بعد جب صبح ہوئی تو گاڑی آئی اور فاتح خوست مولانا جلال الدین حقانی کی خوست چھاؤنی کے محاذ جنگ کے قیام گاہ پر ہمیں لے گئی۔ ہم لوگ مولانا کے کمرے میں داخل ہوئے تو کیا دیکھا ؟ یہ کہ وقت کا عظیم جرنیل، لاکھوں قلوب کا بے تاج بادشاہ، پرانی دریوں کا فرش اس کی خوابگاہ تھی۔ اور خود بڑے انہماک سے قرآن کی تلاوت میں مصروف تھے فارغ ہوئے تو اپنی جگہ سے اٹھ کر ہم لوگوں سے مصافحہ فرمایا۔ اور صبح کے ناشتے کا اہتمام کیا گیا۔ اب کا ناشتہ کیا تھا۔ دستر خوان بچھا تو سوکھی روٹی کے ٹکڑے اور چائے بھی ایسی کہ یہاں کا غریب اور نادار ترین شخص بھی ایسی چائے پینے کیا ؟ دیکھنے کے لئے بھی تیار نہ ہو ۔ مگر مولانا حقانی اور ان کے رفقاء حالت جنگ میں تھے اور یہی کچھ ان کو میسر تھا۔ جسے ہم لوگوں نے بھی بڑے شوق سے کھایا، اور اس کی لذت کا کیا پوچھنا، کام و دہن میں اب تک اس ناشتے کی حلاوت و عذوبت اور شیرینی اور مٹھاس قائم ہے۔

اس موقع پر مولانا انوار الحق مدظلہ کی مولانا حقانی سے مفصل گفتگو ہوئی سوال وجواب بھی ہوتے رہے احقر قلم بند کرتا رہا۔ ذیل میں اسی گفتگو کا قابل اشاعت حصہ نذر قارئین ہے۔ پھر ۲۷ اپریل کو حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی دعوت پر مولانا جلال الدین حقانی نے جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے صوبائی کنونشن لاہور میں شرکت کی اور مفصل خطاب فرمایا جب کہ اس سے قبل حضرت مولانا قاضی عبداللطیف مدظلہ سے ان کی خوست کی جنگ سے متعلق مفصل گفتگو ہوئی۔ جسے آئندہ شمارہ میں پیش کر دیا جائے گا ان شاء اللہ۔

س۔ خوست کی فتح کی صورت حال کیا ہے

ج۔ بحمد اللہ اللہ کا بڑا کرم ہوا اس کی خصوصی عنایت اور توجہ و کرم فرمائی سے خوست فتح ہوا اللہ ہی نے نصرت فرمائی۔ بڑی تعداد میں تقریباً ۳۵۰ کے قریب دشمن کے فوجی افسر گرفتار ہوئے ڈھائی ہزار کے قریب عام سپاہی قیدی بنائے گئے کچھ فوجی افسر اور بعض جرنیل تاہنوز چھپے ہوئے ہیں ان کا تعاقب اور تجسس بھی جاری ہے

س۔ خوست میں قیام امن اور نظام حکومت کا کیا بنے گا۔

ج۔ بحمد اللہ خوست میں جب سے مجاہدین کو تسلط اور غلبہ حاصل ہوا ہے امن قائم ہے البتہ اس کا باقاعدہ طور پر نظام کے چلانے کے لئے ایک مشترکہ ادارہ قائم کریں گے جس میں سب شریک ہوں گے یہ ادارہ یہاں کا تمام اجتماعی نظام معاملات، مدارس، ماحولیات، تعمیرات، پلوں اور سڑکوں کی تعمیر، بارودی سرنگوں کی صفائی واپس آنے والے مہاجرین اور شہریوں کی دیکھ بھال اور ان کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کا کام کرے گا۔

س۔ جن لوگوں نے اب خوست سے ہجرت کی ہے اور اس سے قبل نجیبی حکومت کے حامی رہے تو کیا ان لوگوں کو بھی ان کے گھر واپس کر دئے جائیں گے۔

ج - جی ہاں، ہم نے عام معافی کا اعلان کیا ہوا ہے تمام مہاجرین کو واپسی کی اجازت ہوگی ان کو ان کے گھر اور مال و جائیداد واپس کر دئے جائیں گے۔ کچھ خاندان تو اب بھی خوست آچکے ہیں اور انشاء اللہ ایک دو ماہ میں خوست کے تمام باشندے واپس آجائیں گے۔

س - جہاد کی تازہ ترین صورت حال کیا ہے۔

ج - اب مجاہدین کی تمام تر توجہ خوست کے بعد گردیز پر ہے اور الحمدللہ کہ اس میں بھی مجاہدین کو کامیابی ہو رہی ہے۔ خوست سے گردیز ۱۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے تقریباً ۱۰۰ میل مجاہدین کے قبضے میں ہیں اور اب مزید آگے بڑھ رہے ہیں چند روز قبل میں خود گردیز کی صورت حال کا جائزہ لے چکا ہوں محاذ جنگ پر دو دن اور دو رات قیام رہا۔ مورچے بنائے مجاہدین کی ترتیب درست کیں تاہم مسلسل بارشوں، پانی اور کیچڑ اور برف کی وجہ سے بڑی مشکلات پیش آرہی ہیں ادھر کا راستہ بھی کچا ہے جس کی وجہ سے رسد اور کمک کے پہنچانے میں بڑی دقت پیش آرہی ہے۔

س - نجیب کی کٹھ پتلی حکومت اور مغربی پریس کے بعض عناصر پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ خوست کی جنگ میں پاکستانی فوجی بھی شریک ہوئے۔

ج - اناللہ وانا الیہ راجعون، یہ پروپیگنڈہ جھوٹ کا پلندہ ہے اس میں کوئی واقعیت نہیں اگر یہ سچ ہے تو نجیبی حکومت کم از کم ایک پاکستانی فوجی قیدی تو پیش کر دے جس نے مجاہدین کا ساتھ دے کر خوست کی جنگ میں حصہ لیا ہو۔ اس جنگ میں نہ تو پاکستانی مشیروں کا حصہ ہے نہ فوجی سپاہیوں کا اور نہ پاکستانی طیاروں کا دراصل بات یہ تھی کہ افغان کٹھ پتلی حکومت اور اس کی حامی اشتراکی قوتیں خود یہ دعویٰ کرتے تھے کہ مجاہدین بڑے کمزور ہیں پھر خلقی اور پرچمی خوست کو چھوٹا ماسکو کہتے تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ نجیبی حکومت نے یہاں کے تمام باشندوں کو مسلح کر دیا تھا ہر گھر قلعہ تھا اور مضبوط چھاؤنی بنا دیا گیا تھا۔ ہوان، دشکے، کلاشنکوف اور ضرورت کا اسلحہ تمام خاندانوں کو پہنچا دیا گیا تھا حتیٰ کہ گھروں میں حکومت نے سب کو زمینی مورچے بھی پکے کر دئے تھے۔ جنگ جاری ہوتی تھی لیکن وہاں کی عورتیں زمین دوز مورچوں میں اپنے کھانے پکانے کا انتظام آسانی سے کر لیتی تھیں۔ مہاجرین کے علاوہ جن لوگوں نے وہاں خوست میں ہجرت کے بجائے سکونت کو ترجیح دی تھی یہ وہی لوگ تھے جو نظریاتی طور کمیونسٹ تھے۔ عقیدۃً خدا کے منکر اور لینن کے قائل تھے۔ اس لئے حکومتی فوج کے علاوہ وہاں کے سکونت پذیر باشندے بھی دل کی انتہاء گہرائیوں سے مجاہدین سے لڑنے اور مرنے مارنے پر تیار کر دئے گئے تھے پھر حکومت نے اپنی تمام تر فوجی قوت، اور بھرپور صلاحیتیں خوست پر ڈال دی تھیں کہ خوست فتح نہ ہو کیونکہ مستقبل کے خوست کی فتح مجاہدین کے فتوحات کا اولین دروازہ ہے۔

مگر جب اللہ نے ارادہ کیا تو ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا خدا کی غیبی نصرت اور مدد ہمارے شامل حال ہوئی اور دشمن کے پاؤں اکھڑ گئے۔

خوست کی جنگ یکم رمضان سے شروع ہوئی ۱۵ رمضان تک جاری رہی اور ۱۵ مارچ سے شروع ہوئی تو ۳۱ مارچ کو پورا علاقہ فتح ہوگیا۔ ہماری حکمت عملی اور جنگی منصوبہ بندی طویل تھی ہم نے سوچا تھا ڈھائی تین ماہ تک جب ان کے ہوائی رسد اور دیگر چور دروازے بند کردیں گے تو وہ تنگ آکر تسلیم ہوں گے۔ دشمن کو ہماری منصوبہ بندی کا علم ہوگیا تھا ہمارے مجاہدین چار ماہ سے اس منصوبہ بندی کی تکمیل کے لئے مصروف کار تھے پورے علاقہ میں بارودی سرنگوں کے بچھا دینے اور پہاڑوں پر مورچے قائم کردینے اور ہمارے میدانی علاقوں میں ہونے کے پیش نظر دشمن کی گولیوں کا آسانی سے ہدف بن سکتے تھے۔ لہذا دشمن سے بچنے کے لئے ہم نے خندقیں کھودیں زمینی راستے بنائے ان کو بھی ہمارے سارے کام، منصوبہ بندی اور خندقوں کا علم ہوگیا تھا لہذا دشمن نے بھی مضبوط دفاعی پروگرام تشکیل دیا انہوں نے رسد و کمک، کھانے پینے کی تمام اشیاء، اسلحہ اور ممکنہ ضرورت اور استعمال کی تمام چیزوں کا ذخیرہ جمع کرلیا۔ قندہار اور تمام صوبوں سے جدید ترین توپیں اور اسلحہ یہاں منتقل کردیا گیا۔

خدا کی قدرت کا کرنا دیکھئے جب جنگ شروع ہوئی تو دشمن روزانہ پیچھے دھکیلا جاتا رہا۔ اور ان کی ضرورت اور کھانے پینے کی اشیاء مجاہدین کے قبضہ میں آتی گئیں تو ہم نے مجاہدین کو آزادی دے دی کہ وہ ضرورت کی اشیاء خورد و نوش کے اسباب اور فوری استعمال کا اسلحہ اپنے کام میں لائیں اور مال غنیمت میں اسے جمع نہ کرائیں اس حکمت عملی سے مجاہدین کو فوری طور پر کام کرنے اور کام آگے بڑھانے کا خوب موقع ملا۔

س۔ خوست کی جنگ میں مسلسل بارشوں سے تو مجاہدین کی کارروائیوں میں نقصان ہوتا ہوگا۔

ج۔ جی نہیں! خوست کی جنگ میں بادل اور مسلسل بارشیں مجاہدین کے حق میں رہیں یہ اللہ کا فضل تھا جو ہمارے شامل حال رہا۔ بادلوں اور بارشوں کی وجہ سے نہ تو طیارے پرواز کرسکتے تھے اور نہ صحیح ٹھکانوں پر بم گرائے جاسکتے تھے۔ دشمن نے بادل و بارش کو بھی گالیاں دیں اور کہا کہ ہماری شکست میں ان کا بھی حصہ ہے۔

س۔ خوست کے عام شہریوں اور عام سپاہیوں سے آپ کا معاملہ کیسا رہا۔

ج۔ ہم نے پہلے سے اعلان کردیا تھا کہ عام شہری جنگ سے قبل خوست چھوڑ کر چلے جائیں مجاہدین ان سے کوئی تعارض نہیں کریں گے۔ اسی طرح ہم نے یہ بھی اعلان کردیا تھا کہ جو سپاہی جنگ سے قبل مجاہدین سے آملیں گے انہیں بھی معاف کردیا جائے گا۔ چنانچہ بہت سے لوگوں نے اس پر عمل کیا اور جو لوگ عمل نہ کرسکے انہیں بھی جنگ کے بعد عام معافی دے دی گئی۔

البتہ جن فوجیوں نے کلمہ پڑھنے سے انکار کردیا انہیں قتل کردیا گیا۔

س ۔ مجاہدین میں شہدا کتنے ہوئے ۔

ج ۔ ۱۵ روز کی اس جنگ میں ۱۵۰ سے ۱۶۰ تک مجاہدین شہید ہوئے ان مجاہدین میں بھی زیادہ تر وہی ہیں جو فتح کے بعد قبضہ وتسلط اور عملیت کے استحکام کے لئے کام کرنے کے دوران بارودی سرنگوں کے پھٹنے کی وجہ سے شہید ہوئے ۱۶، آدمی سکڈ میزائل کے خوست پر گرنے کی وجہ سے شہید ہوئے ۔

ہم لوگ صبح کے ناشتہ پر مولانا جلال الدین حقانی سے گفتگو کررہے تھے رات کی سوکھی روٹی کے ٹکڑے، چائے میں دودھ نہ ہونے کے برابر، یہی صبح کا ناشتہ تھا۔ جیسے وقت کا امام شامل، خوست کا عظیم فاتح بڑے مزے سے تناول کررہا تھا۔ اضیاف بھی خوش تھے کہ ہمیں اسلام کے عظیم جرنیل نے پرتپاک ضیافت دی ہے۔ اسی دوران سویڈن کے نمائندے آئے اور ملاقات کی اجازت چاہی۔ مولانا حقانی نے بڑی خندہ جبینی سے ان کا استقبال کیا، خشک روٹی کے ٹکڑوں اور کپ چائے پر مشتمل ناشتے والے دستر خوان پر اسے بھی ساتھ بٹھا دیا گیا۔ سویڈن کے نمائندے نے عرض کیا۔

"میں آپ کی آزاد سرزمین پر قدم رکھ کر بے حد خوش ہوں آزادیٔ خوست آپ کی جواں ہمتی اور اولوالعزمی کا ثمرہ ہے مبارکباد قبول فرمایئے۔"

مولانا حقانی نے فرمایا مجھے آپ حضرات کی تشریف آوری اور افغانستان کی آزادی سے دلچسپی پر مسرت ہوتی ہے ۔ اسی دوران کسی مناسبت سے مولانا نے یہ بھی ارشاد فرمایا:۔

کہ کویت کی آزادی کا پوری دنیا پر بھوت سوار تھا ہم بھی اس کی آزادی کے حق میں تھے اور ہماری بھی دلی خواہش تھی کہ کویت آزاد ہو مگر عالمی پریس کو کویت میں تیل کے ذخائر اور سونے کی ڈلیاں نظر آتی تھیں اسی لئے پوری دنیا اس کا ڈھنڈورا پیٹتی رہی ۔

جب کہ خوست میں تیل کے کنویں نہیں۔ سونے کے ذخائر نہیں اس لئے خوست کی فتح کو بین الاقوامی پریس میں وہ مقام اور جگہ نہ مل سکی جس کا وہ مستحق تھا۔ حالاں کہ کویت کو تنہا عراق سے آزاد کرانے کے لئے امریکہ سمیت پوری دنیا مصروف عمل تھی جب کہ خوست کی آزادی میں روس اور اس کے اتحادیوں کے مقابلہ میں تنہا نہتے مجاہدین تھے ۔

اس موقع پر مولانا حقانی کو ان کے سکریٹری نے اطلاع کردی کہ کنٹر پر نجیبی کٹھ پتلی حکومت نے سکڈ میزائل پھینکا ہے جس سے سینکڑوں لوگ شہید ہوئے ۔

مولانا حقانی نے فرمایا۔ یہ افغان کٹھ پتلی حکومت کی بزدلانہ حرکت ہے اس کے پس پشت روسی اشارہ ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے چاہیئے کہ پوری دنیا اس کے خلاف متحدہ احتجاج کرے تاہم میں نجیب حکومت کو خبردار کئے